اسلافِ کرام کی شرم وحیا کے واقعات

01-September-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یاسَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فَضِیلت

امیرُالمؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا:

خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃً ثَمَرُھَا اَکْبَرُ مِنَ التُّفَّاحِ، وَاَصْغَرُ مِنَ الرُّمَّانِ، اَلْیَنُ مِنَ الزُّبْدِ، وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ، وَاَطْیَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَاَغْصَانُھَا مِنَ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ، وَجُذُوْعُھَا مِنَ الذَّھَبِ، وَوَرَقُھَا مِنَ الزَّبَرْجَدِ لَایَاْکُلُ مِنْھَا اِلَّا مَنْ اَکْثَرَ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یعنی اللہ کریم نے جنّت میں ایک دَرخت پیدا فرمایا ہے، جس کا پھل سیب سے بڑا، انار سے

چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مشک سے زِیادہ خُوشبُودار ہے۔ اُس دَرخت کی شاخیں موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتے زَبَرجَد کے ہیں۔ اُس دَرخت کا پَھل صِرف وُہی کھا سکے گا جو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔ (الحاوی للفتاوی، ۲/۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے بیان میں ہم اسلاف کرام کی شرم وحیا کے واقعات وحکایات سنیں گے۔ چنانچہ

ان سے تو فرشتے بھی حیا کرتے ہیں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے: ایک بار رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری چادر اوڑھے ہوئے اپنے بستر میں جلوہ فرما تھے۔ اسی دوران اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو اجازت دے دی، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کی ضرورت پوری فرما دی اور وہ چلے گئے جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چادر میں اسی حال میں تشریف فرما رہے، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

---

1 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حضرتِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اجازت طلب کی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اجازت دے دی اور ان کی ضرورت بھی پوری فرمادی تو وہ بھی چلے گئے جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چادر میں اسی حال میں تشریف فرما رہے، پھر حضرتِ عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے آنے کی اجازت طلب کی، جب وہ تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور سیّدہ عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) سے فرمایا: اپنی چادر لے لو! پھر حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی حاجت پوری کی تو وہ بھی چلے گئے، اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ابو بکر اور عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُما کی آمد پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ویسا اہتمام نہیں فرمایا جیسا حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لیے فرمایا؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: عثمان بہت حیا دار شخص ہے، اگر اُسے اسی حال میں اجازت دے دیتا تو یہ اندیشہ تھا کہ اُس کی ضرورت پوری نہ ہوتی، (یعنی وہ بغیر بات کیے واپس چلے جاتے۔)

(مسلم، باب فضائل عثمان ابن عفان، ص:۱۳۰۷، حدیث: ۲۴۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تَرْبِیَت یافتہ پیارے صحابی حضرت عُثمانِ غنی ذُوالنُّورَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کس قدر شرم وحیا والے تھے کہ خود شرم و حیا کے پیکر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ کی حَیا کا احترام فرماتے اور اللہ پاک کے مَعصُوم فرشتے بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے حیا کرتے تھے۔ حضرت عبدُ اللہ بن عامر بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (محاصرے کے دن) ہم امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس حاضر تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! میں نے نہ تو زمانۂ جاہلیت میں کبھی بدکاری کی تھی اور نہ ہی اسلام قبول کرنے کے بعد۔ (بلکہ) اسلام قبول کرنے کے بعد میری حیاء میں مزید اضافہ ہوا۔ (نسائی، کتاب المحاربۃ، باب ذکر مایحل بہ دم المسلم، حدیث ۴۰۲۴، ص ۲۳۵۱ ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرت عُثمانِ غنی ذُو النُّورَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سیرتِ مبارکہ کی چند جھلکیاں سُنتے ہیں:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام "عثمان" کُنیت "ابو عَمرو" اور القابات "جامِعُ القرآن" اور "ذُوالنّورین" ہیں ♣ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خُلَفائے راشِدین میں تیسرے خلیفہ ہیں ♣ سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی 2 شہزادیاں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے نکاح میں یکے بعد دِیگرے آئیں ♣ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شکل وصورت میں حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت مشابہ تھے ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان میں آیاتِ قرآنی نازل ہوئیں ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے فِرشتے بھی حیا کرتے تھے ♣ راہِ خدا میں 2 مرتبہ ہجرت فرمائی ♣ بہت بڑے تاجر اور بے حد سخی تھے ♣ نبیِ رحمت، مالکِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو جنّت کی خوشخبری سُنائی ♣ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے 82 سال کی عمر پائی۔ ♣ بڑی ہی مظلومیت کے ساتھ، روزے کی حالت میں تلاوتِ قرآن کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شرم وحیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے جب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک صحابی کی شرم وحیا کا یہ عالم ہے تو خود شرم وحیا کے پیکر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیا کا عالم کیا ہوگا، چنانچہ

مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شرم وحَیا کے مُتَعَلِّق مشہور صحابیِ رسول حضرت ابُو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جیسی کنواری لڑکی اپنے پردے میں شرمیلی ہوتی ہے۔ (مشکاۃ، کتاب احوال القیامۃ... الخ، ۲/۳۶۵، حدیث: ۵۸۱۳)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡه بیان کردہ حدیث کی شرح میں ارشاد فرماتے ہیں: کنواری لڑکی کی جب شادی ہونے والی ہوتی ہے تو اسے گھر کے ایک گوشے میں بٹھادیا جاتا ہے۔ اسے اُردو میں مایوں بٹھانا کہا جاتا ہے، اس زمانہ میں لڑکی بہت ہی شرمیلی ہوتی ہے، گھر والوں سے بھی شرم کرتی ہے، کسی سے کُھل کر بات نہیں کرتی، حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی شرم اس سے بھی زیادہ تھی، حیا انسان کا خاص جوہر ہے جتنا ایمان قوی (مضبوط ہوگا) اتنی حیا (بھی) زیادہ ہوگی۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۷۳)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عُموماً زندگی میں انسان کو تین حالتوں سے گزرنا پڑتا ہے: (1) بچپن (2) جوانی اور (3) بڑھاپا۔ بچپن میں انسانی طبیعت کھیل کُود کی جانب مائل ہوتی ہے، بڑھاپے میں اعضاء کمزور پڑ جاتے ہیں، بیماریاں گھیر لیتی ہیں، گناہ کی جانب رُجحان کم ہوجاتا ہے اور عبادت کی طرف رغبت پیدا ہوجاتی ہے، جبکہ جوانی زندگی کا وہ اَہَم دَور ہے کہ جس میں انسانی طبیعت پر نفسانی خواہشات کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے، چونکہ زندگی کے اس حصّے میں اعضائے جسم سلامت و تندرست ہوتے ہیں لہٰذا نوجوان **"جوانی دیوانی ہوتی ہے"** کے مصداق بن کر اپنے مقصدِ حیات کو بھول جاتے ہیں اور زندگی کے ان قیمتی لمحات کو رضائے الٰہی والے کاموں میں گزارنے کے بجائے بے حیائی کے کاموں میں برباد کردیتے ہیں۔ لہٰذا نوجوان نسل کو بے حیائی کی تباہی سے بچانے کے لئے بزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡهِم کی مثالی زندگی ایک آئیڈیل کی حیثیت رکھتی ہے، ان نیک ہستیوں کو نفس و شیطان لاکھ برائی پر اُبھارتا مگر یہ نفوسِ قُدسیہ بھری جوانی میں بھی حیا کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھتے اور اس کے صلے میں اللہ پاک کی بارگاہ سے انعام واکرام کے مُسْتَحِق قرار پاتے۔ آیئے! ایسے ہی ایک باحیا نوجوان کی ایمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

بے شک مجھے دو(2) جنّتیں عطا کی گئیں

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے زمانۂ مبارک میں ایک نوجوان بہت متقی و پرہیز گار وعبادت گزار تھا۔ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی اس کی عبادت پر تعجب کیا کرتے تھے۔ وہ نوجوان نمازِ عشا مسجد میں ادا کرنے کے بعد اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کرنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ راستے میں ایک خوبصورت عورت اسے اپنی طرف بُلاتی تھی، لیکن یہ نوجوان اس پر توجہ دیئے بغیر نگاہیں جھکائے گزر جاتا۔ آخر کار ایک دن وہ نوجوان شیطان کے وسوسے اور اس عورت کی دعوت پر بُرائی کے ارادے سے اس کی جانب بڑھا، لیکن جب دروازے پر پہنچا تو اسے اللہ پاک کا یہ فرمانِ عالیشان یاد آ گیا:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ (۲۰۱)

ترجَمۂ کنزالعرفان: بیشک پرہیز گاروں کو جب شیطان کی طرف سے کوئی خیال آتا ہے تو وہ (حکمِ خدا) یاد کرتے ہیں پھر اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

(پ ۹، الاعراف ۲۰۱)

اس آیتِ مُبارکہ کے یاد آتے ہی اس کے دل میں اللہ پاک کا خوف اس قدر غالب ہوا کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گِر گیا۔ جب یہ بہت دیر تک گھر نہ پہنچا تو اس کا بوڑھا باپ اسے تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچا اور لوگوں کی مدد سے اسے اُٹھوا کر گھر لے آیا۔ ہوش آنے پر باپ نے تمام واقعہ پوچھا، نوجوان نے پورا واقعہ بیان کر کے جب اس آیتِ پاک کا ذکر کیا، تو ایک مرتبہ پھر اس پر اللہ پاک کا شدید خوف غالب ہوا، اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور اس کا دَم نکل گیا۔ راتوں رات ہی اس کے غسل اور کفن دُفن کا اِنتظام کر دیا گیا۔ صبح جب یہ واقعہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس کے باپ کے پاس تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ رَضِیَ

اللہُ عَنْہُ نے اس سے فرمایا: ہمیں رات کو ہی اطلاع کیوں نہیں دی، ہم بھی جنازے میں شریک ہو جاتے ؟اس نے عرض کی ،امیرُ المومنین! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے آرام کا خیال کرتے ہوئے مُناسب معلوم نہ ہوا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ چنانچہ وہاں پہنچ کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی:

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ (پ۲۷،الرحمن ۴۶)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

تو قبر میں سے اس نوجوان نے بلند آواز کے ساتھ پُکار کر کہا: اے امیر المومنین! بے شک میرے رَبّ کریم نے مجھے دو جنّتیں عطا فرمائی ہیں۔ (شرح الصدور، ص ۲۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اللہ والوں کا عالَمِ جوانی میں بھی عبادات بجالانے اور بے حَیائی سے بچنے کا کس قدر پختہ ذِہن بنا ہوا تھا کہ جوانی میں بھی اکثر اوقات عبادتِ الٰہی اور والدین کی خدمت میں بسر ہوتے تھے، یہ حضرات شیطانی چالوں سے ہر دَم ہوشیار رہتے، اسی وجہ سے گُناہ پر قُدرت کے باوُجود بھی اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتے اور اپنا پاک دامن بے حیائی والے کاموں سے داغدار ہونے سے بچایا کرتے تھے۔ یاد رکھئے! شیطان مسلمان کا ازلی دشمن ہے اس کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو نیک لوگوں کے راستے سے ہٹا کر بُرائیوں کی راہ پر لگا دے تاکہ معاشرے سے حیا کا وجود مٹ جائے اور بے شرمی و بے حیائی زیادہ سے زیادہ عام ہوتی چلی جائے۔ لہٰذا عقلمند کو چاہئے کہ وہ شرم و حیا کے ان علمبر داروں یعنی اسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھے اور شیطانِ لعین کے خلاف جنگ جاری رکھے اور ہر گز ہر گز شیطان کے بہکاوے میں نہ آئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کریم نے مسلمانوں کو شیطان کی پیروی سے منع فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 169 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۶۹-۱۶۸)

ترجَمۂ کنز العرفان: اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تمہیں صرف برائی اور بے حیائی کا حکم دے گا اور یہ (حکم دے گا) کہ تم اللہ کے بارے میں وہ کچھ کہو جو خود تمہیں معلوم نہیں۔

شیطان کا کام کیا ہے؟

ان آیات کے تحت تفسیر صراط الجنان میں لکھا ہے: شیطان کا کام ہی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو برائی کی طرف بلائے، کفر و شرک کی طرف، اللہ کریم کے متعلق غلط عقائد منسوب کرنے کی طرف یا اس کے حلال کردہ کو حرام کہنے اور اس کے حرام کردہ کو حلال کہنے کی طرف، بُرے کاموں مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خلافی، بُہتان، لڑائی فساد، حسد، بغض و کینہ وغیرہ چیزوں کی طرف بُلائے۔ یونہی بے حیائی کے کام گانے، باجے، فلمیں، ڈرامے، ناچ، بدنگاہی، فحش گفتگو، گندی باتیں، ناجائز تعلقات، بُری نیت سے دیکھنا، چھُونا، بدکاری وغیرہ گناہوں کی طرف بُلانا شیطان کا کام ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ آج کل ان بُرائیوں میں سے بہت سی چیزوں کی طرف بلانے میں گھر والوں اور دوست احباب، گھر، بازار، معاشرہ، افسر وغیرہ کا تعاون یا ترغیب (شامل) ہوتی ہے۔ (صراط الجنان، ۱/ ۲۷۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی اور اپنے گھر والوں، عزیزوں، رشتہ داروں اور تمام مسلمانوں کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے اور انہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق شرعی پردہ

کرنے کا ذہن دینا چاہیے کیونکہ اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو عورت کی عزّت و عِصمَت کا محافظ ہے، جبھی تو اسے گھر کی چاردیواری میں رہتے ہوئے، امورِ خانہ داری کے ساتھ ساتھ بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ چنانچہ

پارہ 22 سُوْرَۃُ اَحْزَاب کی آیت نمبر 33 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (پ۲۲، الاحزاب:۳۳)

تَرجَمۂ کنزُ العرفان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی۔

پارہ 18، سُوْرَۃُ نُوْر آیت نمبر 31 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ۪ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ (پ۱۸، النور:۳۱)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر جتنا (بدن کا حصہ) خود ہی ظاہر ہے اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معاشرے کے بگاڑ اور سُدھار میں عورت کا ایک بہت بڑا کردار ہوتا ہے، مثلاً اگر عورت نیک، پرہیز گار اور حیادار ہوگی تو یہی خوبیاں اس کی نسلوں میں بھی منتقل ہوں گی لہٰذا عورتوں کو چاہیے کہ وہ ناجائز فیشن اپنانے اور بے حیائی کے مقامات کی زینت بننے کے بجائے اُمَّہاتُ الْمُؤمنین اور آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادیوں بالخصوص شہزادیِ کونین، خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ کی پاکیزہ سیرت و کردار سے سبق حاصل کرتے ہوئے پردے میں رہنے کو اپنی عادت میں شامل کریں، کیونکہ یہی وہ مقدّس ہستیاں ہیں کہ صحبتِ مصطفٰے کی بدولت جن میں حیا کا

مادہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ خُصوصاً آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی لاڈلی شہزادی خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی حیا کا عالَم تو اِنتہائی قابلِ دید اور لائقِ تقلید ہے۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی بے مثال شرم و حیا پر مشتمل ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

خاتونِ جنّت کا پردہ

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنّت، شہزادیِ کونَین، حضرت سیِّدَتُنا فاطِمۃ الزّہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا پر غمِ مُصطفٰے کا اِس قدر غَلَبہ ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے لَبوں کی مسکراہٹ ہی خَتْم ہوگئی! اپنے وِصال سے قبل صِرف ایک ہی بار مُسکراتی دیکھی گئیں۔ اِس کا واقِعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو یہ تشویش تھی کہ میں نے عُمر بھر تو غیر مَردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے، اب کہیں بعدِ وفات میری کَفَن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے کہا: میں نے حَبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر دَرَخْت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صُورت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو دِکھایا۔ آپ بہُت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد دیکھی گئی۔ (جذب القلوب، ص۱۵۹)

سُبْحٰنَ اللہ! چشمِ فلک نے حیا کا ایسا انوکھا نظارہ شاید ہی کہیں اور دیکھا ہوگا، باوجود یہ کہ وصالِ مُصطفٰے کے بعد عمر بھر غمِ مصطفٰے کا غلبہ رہا، مگر اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے آخری سانس تک حیا کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو فقط یہی فکر دامن گیر رہی کہ کہیں مرنے کے بعد میرے کفن پر کسی غیر مرد کی نظر نہ پڑ جائے۔

اُمِّ خلّاد کا پردہ

اسی طرح صحابیۂ رسول حضرت اُمِّ خلّاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا واقعہ ہے کہ ایک جنگ میں ان کا بیٹا شہید ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ان کے بارے میں معلومات حاصِل کرنے کیلئے چہرے پر نِقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضِر ہوئیں، اِس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وقت بھی آپ نے مُنہ پر نِقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: **میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔**

(اَبِی دَاوٗد،۳/۹،حدیث:۲۴۸۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا! پردے کا اہتمام کہ بیٹا شہید ہو جانے کے باوُجود اُمِّ خلّاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے "پردہ" برقرار رکھا۔ مگر افسوس! ہمارے معاشرے میں پردے کو مَعَاذَ اللہ بوجھ سمجھنا شروع کردیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عورت کا بے پردہ بازاروں اور تفریح گاہوں کا رخ کرنے سے بے شرمی و بے حیائی مزید بڑھتی جارہی ہے اور اس بے پردگی کی وجہ سے مَردوں میں بدنگاہی بھی عام ہوتی جارہی ہے۔ آج ہمارے نوجوان بدنگاہی کے عادی ہوتے چلے جارہے ہیں، وہ اپنے اس گندے مقصد کی خاطِر گلی محلوں، بازاروں، شاپنگ سینٹروں، تفریح گاہوں، اسکولوں، کالجوں الغرض جہاں جہاں بے پردہ عورتوں کا مجمع ہوتا ہے، وہاں مارے مارے پھرتے، خوب بدنِگاہی کرتے اور اپنی دنیا و آخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! بدنگاہی انسان کا نہیں بلکہ شیطان کا کام ہے۔ آیئے! بدنگاہی کی مذمت پر تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے سنتے ہیں:

1. **اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ** یعنی عورت چھپانے کی چیز ہے، جب وہ نکلتی

ہے تو شیطان اسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔(ترمذی،۲/۳۹۲،حدیث:۲۷۸۶)

2. **زِنَا الْعَیْنِ النَّظْرُ** یعنی آنکھوں کا زنا بدنگاہی ہے۔(ابو داود، کتاب النکاح، باب فی ما یؤمر بہ من غض البصر،۲/۳۵۸،حدیث:۲۱۵۲)

3. نظر، ابلیس کے تیروں میں سے زہر میں بُجھا ہوا ایک تِیر ہے، پس جو شخص میرے خوف سے اسے چھوڑ دے تو میں اسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔(معجم کبیر،۱۰/ ۱۷۳،حدیث:۱۰۳۶۲)

حضرت امام محمد غزالی مِنْہَاجُ الْعَابِدِیْن میں فرماتے ہیں: حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے منقول ہے: خود کو بدنِگاہی سے بچاؤ کیونکہ بدنِگاہی دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے، پھر شہوت بدنِگاہی کرنے والے کو فتنہ میں مبتلا کر دیتی ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ احادیثِ مُبارکہ میں بدنگاہی کی کیسی مذمت بیان کی گئی ہے۔ لہٰذا جو اس بُری عادت میں مبتلا ہیں انہیں چاہیے کہ اس عادتِ بد سے توبہ کریں اور اس سے چھٹکارا پانے کی کوشش بھی کریں ورنہ یاد رکھیں! بدنگاہی انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی، اس کی وجہ سے بندہ نہ صرف اللہ پاک کی ناراضی مول لیتا ہے بلکہ ہر وقت اس کے دل و دماغ پر شیطان سوار رہتا ہے، عجیب سی بے سکونی اور نفسانی خواہشات و خیالات غالب رہتے ہیں اور بندہ نفس کی تسکین کیلئے مزید ہلاکت خیز گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ آیئے! بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شرم وحیا اور نظر کی حفاظت کے مزید واقعات سنتے ہیں۔

منقول ہے: حضرتِ اَسْوَد بن کُلْثُوم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت ہی باحیا اور صالح نوجوان تھے۔ چلتے وقت

---

1 منہاج العابدین، تقویٰ الاعضاء الخمسۃ، الفصل الاول: العین، ص ۶۲

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نگاہیں ہمیشہ اس طرح جھکی رہتیں کہ پاس سے گزرنے والوں کی بھی خبر نہ ہوتی۔اس وَقْت گھروں کی دیواریں اتنی بلند نہ ہوتی تھیں۔ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ گھروں کے قریب سے گزر رہے تھے کہ کسی عورت نے دوسری عورتوں سے کہا: جلدی سے گھروں کے اندر چلی جاؤ،ایک نوجوان آرہا ہے۔یہ سُن کر دوسری عورتوں نے کہا: ارے! یہ تو حضرتِ اَسْوَد بن کُلْثُوم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں،ان کی نظریں تو زمین سے اُٹھتی ہی نہیں پھر یہ کسی غیر عورت پر نظر کیونکر ڈالیں گے۔(عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والسبعون بعد الثلاثمائۃ، ص۳۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آئندہ کبھی بھی اُوپر نہ دیکھوں گا

حضرت مُجَمِّع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ اوپر کی طرف دیکھا تو ایک چھت پر موجود کسی عورت پر نظر پڑ گئی۔ فوراً نِگاہ جُھکا لی اور اِس قَدَر شرمندہ ہوئے کہ عہد کر لیا آئندہ کبھی بھی اُوپر نہ دیکھوں گا۔(احیاء العلوم،۵/۱۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شرم و حیا بہت پیارا وصف ہے، مگر بدقسمتی کے ساتھ آج کے دور میں گناہوں کے نِت نئے انداز نے گویا غیرت کا جنازہ نکال دِیا ہے۔شرم و حیا کی چادر تار تار ہوتی چلی جا رہی ہے،موبائل،انٹرنیٹ،سوشل میڈیا(Social Media) کے ذریعے نہ جانے کس کس غیر شرعی انداز سے ایک دُوسرے سے روابط قائم کرکے آخرت کی بربادی کا سامان اکٹھا کیا جارہا ہے۔جی ہاں! اب نوبت صرف ایک دُوسرے سے بات کرنے تک نہیں بلکہ ایک دُوسرے کو تصویریں بھیجی جاتی ہیں،اب تو معاذاللہ کئی موقعوں مثلاً عیدِ سعید پر تو کبھی جشنِ آزادی

کے نام پر، کبھی بچے کی سالگرہ کے نام پر اہتمام کے ساتھ گانے باجے سُنے جاتے ہیں، گویا بے شرمی و بے حیائی عُروج پر ہوتی ہے، معاذَاللہ بے پردہ عورتیں بن سنور کر دعوتِ نظارہ پیش کر رہی ہوتی ہیں۔ اب تو سفر چاہے بس میں ہو یا ٹرین میں، کوچ میں ہو یا ہوائی جہاز میں، ہر جگہ بے شرمی و بے حیائی کے مناظر سے اپنے آپ کو بچانا اِنتہائی دُشوار ہو گیا ہے۔ اللہ پاک ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے، زبان، آنکھ، کان اور جسم کے دیگر اعضاء کی گناہوں سے حفاظت نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آنکھوں سے پیاری رضائے الٰہی

اپنے زمانے کے مشہور ولی حضرت یونس بن یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جوان تھے، اکثر وقت مسجد میں ہی گزارتے تھے ایک مرتبہ مسجد سے گھر آتے ہوئے اچانک ایک عورت پر نظر پڑی اور دل اس طرف مائل ہوا لیکن پھر فوراً ہی شرمندہ ہو کر تائب ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں یوں دعا کی: "اے میرے پاک پروردگار! آنکھیں اگرچہ بہت بڑی نعمت ہیں، لیکن اب مجھے خطرہ محسوس ہونے لگا ہے کہ کہیں یہ میری ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں اور میں ان کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤں، میرے مالک! تُو میری بینائی سلب کرلے چنانچہ ان کی دعا قبول ہوئی اور وہ نابینا ہو گئے۔

(عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والاربعون بعد المائۃ، ۱۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے اسلاف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کیسی شرم وحیا والے تھے کہ اگر کسی عورت پر اچانک نظر پڑ جاتی تو فوراً نظریں جھکا لیتے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرتے، مگر افسوس! اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو ماننے والے، ان کے

ایصالِ ثواب کے اجتماعات کرنے والے تو بہت ہیں، مگر ان کی سیرتِ مبارکہ پر عمل کی کوشش کرنے والے بہت ہی کم ہیں، نگاہوں کی حفاظت کرنے والے بہت کم ہیں، شرم وحیا کے پیکر بہت کم ہیں، اللہ پاک دیکھ رہا ہے یہ توجہ رکھنے والے بہت کم ہیں، اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ فرما رہے ہیں یہ توجہ رکھنے والے بہت کم ہیں، آخرت کا خوف رکھنے والے بہت کم ہیں، اُخروی عذابات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے گناہوں سے بچنے والے بہت کم ہیں، نگاہوں کی حفاظت کا ذہن رکھنے والے تو بہت کم کم اور کم ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دورِ حاضر میں اَسلاف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت پر نہ صرف خود عمل کرتے ہیں بلکہ اپنے متعلقین و مریدین و محبین کو بھی ان نیک ہستیوں کی پیروی کی ترغیب دلاتے ہوئے خوفِ خدا، شرم وحیا اور نگاہوں کی حفاظت کا ذہن دیتے رہتے ہیں، چنانچہ

ایک مرتبہ عرب امارات سے کراچی تشریف لانے سے قبل آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نگاہ کی حفاظت سے متعلق انفرادی کوشش پر مشتمل ایک ای میل E.Mail اپنے بڑے شہزادے اور جانشین حضرت مولانا الحاج ابو اُسید عبید رضا عطاری مَدَنی مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کو بھیجی، جس کا کچھ حصہ پیشِ خدمت ہے:

اِنْ شَآءَ اللہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب P.I.A کے ذریعے رات تقریباً 12 بجے روانگی ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ رات کے تین (3) بجے کراچی کے ائیر پورٹ (Air port) پر اُتر جائیں گے۔ چونکہ ائیرپورٹ (Air port) پر بے پردہ عورتوں سے بھرا گندا سا ماحول ہوتا ہے، اس لئے ذہن یہ بن رہا ہے کہ میں کسی کو بھی ائیرپورٹ (Air port) آنے کا نہ کہوں کہ کہیں میرے کہنے کے سبب وہ آئیں اور

بدنگاہیوں سے نہ بچ پائیں اور کہیں آخرت میں مجھے بھی اس کا حساب نہ دینا پڑ جائے کہ تُو جب حالات سے واقف تھا کہ ہر ایک آنکھوں کی حفاظت نہیں کر پائے گا تو اپنے نفس کو خوش کرنے کیلئے لوگوں کو مطار (ائیرپورٹ) پر کیوں جمع کرتا رہا؟ آہ! حساب کے سامنے کی تاب نہیں، میں نے سارے گناہوں سے بار بار توبہ کی ہے، آپ کو گواہ رکھ کر بھی توبہ کرتا ہوں۔ استقامت کی دعا فرمادیجئے۔ (لیکن) سیکیورٹی گارڈز کی آمد ہماری مجبوری ہے، زہے نصیب! صرف گاڑیوں کے ڈرائیور اور سیکیورٹی گارڈز تشریف لائیں اور وہ بھی کارپارکنگ کی جگہ تشریف رکھیں۔ (انفرادی کوشش، ص۱۱۷)

نیک عمل نمبر 22 کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آنکھوں کی حفاظت کے معاملے میں کس قدر حساس (Sensitive) طبیعت کے مالک ہیں کہ اپنی آمد کے استقبال کے لئے آنے کی خواہش رکھنے والے عاشقانِ رسول کو ائیرپورٹ کے حیاسوز ماحول کے پیشِ نظر اپنی روانگی سے قبل ہی ائیرپورٹ نہ آنے کی ترغیب ارشاد فرمائی بلکہ نہ آنے کی وجہ بھی بتادی کہ اس مَقام پر بدنگاہی سے بچنا انتہائی دُشوار ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اسلافِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے آپ کو شرم و حیا کا پیکر بنائیں، گھر اور باہر اپنی نگاہوں کو گناہوں بھرے ماحول سے بچائیں اور اس عمل پر استقامت پانے کے لیے 72 نیک اعمال نامی رسالے سے روزانہ اپنا جائزہ لینے کی عادت بنائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 72 نیک اعمال نامی رسالے میں کچھ نیک اعمال ایسے ہیں کہ اگر ہم ان پر پابندی سے عمل کرنا شروع کردیں تو ہمیں آنکھوں کو گناہوں سے بچانے میں کامیابی نصیب ہوجائے گی۔ آیئے! ان نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل نمبر 22 کے بارے میں سنئے اور اس پر عمل کی نِیَّت بھی کیجیے، چنانچہ

نیک عمل نمبر 22 یہ ہے کیا آج آپ نے اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فضول و فحش گفتگو

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس پُرفتن دَور میں جہاں ہماری اکثریت بے شرمی و بے حیائی والے دیگر کاموں میں مشغول نظر آتی ہے، وہیں فُضول گوئی اور فحش کلامی بھی ہمارے معاشرے میں اس قدر عام ہوچکی ہے کہ ہماری کوئی بیٹھک اس گناہ سے محفوظ ہو بہت مشکل ہے، جہاں چند دوست جمع ہوئے، ہنسی مذاق کا سلسلہ شروع ہوا تو کئی گھنٹے تک انجامِ آخرت سے بے خوف ہو کر بیہودہ اور فحش گفتگو میں مگن رہتے ہیں، انہیں اس بات کی بالکل فکر نہیں ہوتی کہ ہماری یہ گفتگو اللہ کریم کی ناراضی کا سبب بن سکتی ہے، اس نے تو ہمیں ایسی باتیں کرنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل کی آیت نمبر 90 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ یَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِۚ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور بے حیائی اور ہر بری بات اور ظلم سے منع فرماتا ہے۔ (پ۱۴، النحل: ۹۰)

ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ کریم کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے اس کی رضا و خوشنودی والے کاموں میں زندگی گزاریں اور اس کی نافرمانی والے کاموں سے بچتے ہوئے کامل مومن بننے کی کوشش کریں، کیونکہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مطابق مومن عیب نکالنے والا، لعنت کرنے والا،

فحش گو اور بے حیا نہیں ہوتا۔(1) ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شرم و حیا کا عالم یہ تھا کہ فحش اور بُری باتوں سے نہ صرف خود بچتے تھے بلکہ اپنے متعلقین کو فحش باتیں سننے سے بھی منع فرماتے تھے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بعض ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں کہ جو خود تو فحش گوئی سے بچتے ہیں لیکن اگر کسی کو فحش گوئی اور بدکلامی کرتا دیکھیں تو اس کی فحش گوئی اور بدکلامی سے مَعَاذَ اللہ بہت محظوظ اور لُطف اندوز ہوتے ہیں اور ان کو بدکلامی سے روکنے کے بجائے ان کی حوصلہ اَفزائی کرتے ہوئے اپنی آخرت کی تباہی کا سامان کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چار (4) طرح کے جہنمی جو کھولتے پانی اور آگ کے درمیان بھاگتے پھرتے وَیل و ثُبور (ہلاکت) مانگتے ہوں گے۔ ان میں سے ایک وہ شخص کہ اس کے مُنہ سے پِیپ اور خون بہتے ہوں گے۔ جہنَّمی کہیں گے: ”اس بدبخت کو کیا ہوا ہماری تکلیف میں اضافہ کئے دیتا ہے؟“ کہا جائے گا: ”یہ بدبخت خبیث اور بُری بات کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر اس سے لذّت اٹھاتا تھا جیسا کہ جِماع کی باتوں سے۔“ (اِتحاف السّادۃ، ۹/187)

حضرت شُعیب بن ابی سعید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ”جو بے حیائی کی باتوں سے لذّت اُٹھائے بروزِ قیامت اس کے منہ سے پِیپ اور خون جاری ہوں گے۔“ (اَیضاً ص ۸۸۱)

کُتّے کی شکل میں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شہوت کی تسکین کی خاطر تیری شادی، میری شادی کہتے ہوئے بے شرمی کی باتیں کرنے والے ڈراموں کے شائقین، فُحش فلمیں دیکھنے والے، سینماگھروں میں جانے والے، فلمی گانے گُنگنانے والے بیان کردہ حدیثِ پاک سے درسِ عبرت حاصل کریں۔

1 ...سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی اللعنة، ۳/۳۹۳، حدیث: ۱۹۸۴

حضرتِ ابراہیم بن مَیْسَرہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بے حَیائی کی باتیں کرنے والا قِیامت کے دن کُتّے کی شکل میں آئے گا۔“ (اِتحافُ السّادۃ،9/190)

مشہور مُفَسّرِ حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے! تمام انسان قبروں سے بشکلِ انسانی اُٹھیں گے پھر محشر میں پہنچ کر بعض کی صورتیں مسخ ہو جائیں گی۔

(مراٰۃ المناجیح،6/660)

رِسالہ ”باحیانوجوان“ کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلافِ کرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شرم و حیا اور حیا کے موضوع سے متعلق اہم معلومات کے لئے امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 64 صفحات پر مشتمل رسالہ ”**باحیانوجوان**“ کا مطالعہ کیجئے۔ آپ نے اپنے اس رسالے میں حیا کی تعریف، اس کی قسمیں، حیا کے احکام، دَیُّوث اور فاسق کی تعریف، عورتوں کی اصلاح کی طریقہ، اعضاء کی حیا کو بیان کیا ہے، مکتبۃ المدینہ نے ایک اور رِسالہ تذکرۂ امیر اہلسنّت قسط 7 بنام پیکرِ شرم و حیا بھی شائع کیا ہے، اس رِسالے میں امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مبارک زندگی کے کچھ واقعات ہماری تربیت کے لیے بہترین رہنمائی فرمارہے ہیں، لہٰذا آج ہی ان دونوں رسائل کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب کیجئے اور دوسروں کو بھی بطورِ تحفہ پیش کیجئے۔ یہ دونوں رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھے بھی سکتے ہیں، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیے جاسکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! انسانوں میں شرم وحیا کے حوالے سے مختلف طبقے

ہیں، ان میں سے بعض اللہ کریم کے وہ نیک بندے ہیں جو اس کا خوف رکھتے ہوئے بے حیائی اور گناہ کے کاموں سے دُور رہتے ہیں، بعض لوگوں کے سامنے بدنامی کے خوف اور شرم کی وجہ سے بُرے کاموں سے بازرہتے ہیں مگر بعض شرم وحیا سے عاری افراد ایسے بھی ہیں جنہیں بدنامی کی پروا نہیں ہوتی، ایسے لوگ بے دھڑک ہر گناہ کر گزرتے، اَخلاقیات کی حُدُود توڑ کر بداَخلاقی کے میدان میں اُتر آتے اورانسانیت سے گِرے ہوئے کام کرنے میں ذرا شرم محسوس نہیں کرتے، دن رات ان کے ہاتھ پاؤں، زبان اور آنکھ اوردل ودماغ گناہوں میں ملوث رہتے ہیں۔ یادرکھئے! ہمارے یہ سلامت اعضاء اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت ہیں، ہمیں شکرِ الٰہی ادا کرتے ہوئے ان اعضاء کو گناہوں سے بچاکر اللہ کریم سے حیا کا حق ادا کرنا چاہیے۔

اللہ کریم سے حیا کرنے کا معنٰی

حضرت عبدُ اللہ بن مَسعُود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مَروی ہے: حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابہ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھم سے فرمایا: اللہ کریم سے حیا کرو جیسا حیا کرنے کا حق ہے۔ حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کی: ہم اللہ کریم سے حیا کرتے ہیں اور سب خوبیاں اللہ کریم کیلئے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ نہیں، بلکہ اللہ کریم سے کماحقُّہ، حیا کرنے کے معنٰی یہ ہیں کہ سر اور سر میں جتنے اَعضاء ہیں ان کی اور پیٹ کی اور پیٹ جن جن اَعضاء کو گھیرے ہے اُن کی حفاظت کرے اور موت اور مرنے کے بعد گلنے سڑنے کو یاد کرے اور آخِرت کو چاہنے والا دنیا کی زَیب و زِینت چھوڑ دیتا ہے تو جس نے ایسا کیا اُس نے اللہ کریم سے شرمانے کا حق ادا کر دیا۔ (مسند امام احمد، ۲/۳۳، حدیث: ۳۶۷۱)

اوراگر ہم نے ساری زندگی ہاتھ پاؤں کو گناہوں میں مشغول رکھا، زبان کو فحش باتوں کا عادی

بنایا، آنکھوں سے بد نگاہی کرتے رہے تو یادر کھئے! یہی اعضاء کل بروزِ قیامت ہمارے خلاف گواہ بن جائیں گے، جیسا کہ پارہ 18 سُوْرَۃُ نُوْر کی آیت نمبر 24 میں ارشادِ باری ہے:

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾

ترجَمۂ کنزالعرفان: جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ڈر جایئے کہیں ایسا نہ ہو کہ آج جن اعضاء سے ہم بے حیائی والے کام کرتے ہوئے نہیں شرماتے اور بِلا جھجک اپنے ربِّ کریم کی نافرمانیوں میں مشغول ہو جاتے ہیں، کل قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی میں یہی اعضاء ہمارے خلاف گواہ بن کر ہمیں جہنم میں نہ پہنچا دیں۔ لہٰذا آج ہی تمام گناہوں سے سچی توبہ کیجئے، آئندہ بے حیائی کے تمام کاموں سے بچنے کی نیت کیجئے اور شرم وحیا اپنانے کی کوشش کیجئے۔ آیئے! اب شرم وحیا اپنانے کے چند طریقے سنتے ہیں۔

اللہ کریم دیکھ رہا ہے

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! یہ ایک فِطری بات ہے کہ اگر ہمیں تنہائی میں گناہ کرتے وقت ہمارا کوئی جاننے والا دیکھ لے تو ہم مارے شرم کے پانی پانی ہو جاتے ہیں اور اس کا سامنا کرنے سے بھی کَتراتے ہیں، اگر ہم یہی ذہن اپنے ربِّ کریم کے بارے میں بھی بنالیں کہ "اللہ کریم ہمیں دیکھ رہا ہے" تو اِس طرح گناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ ہمارے اندر شرم وحیا بھی پیدا ہو گی۔

آنکھوں حفاظت کا نسخہ

حضرتِ امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِحْیَاءُ الْعُلُوم میں نقل فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: نگاہیں نیچی رکھنے پر میری کون سی بات مدد کر سکتی ہے؟ اِرشاد فرمایا: یہ ذہن بناؤ کہ جس کی طرف تم نظر کر رہے ہو اس سے پہلے تمہیں ایک دیکھنے والا (یعنی اللہ

کریم) دیکھ رہا ہے۔(احیاء العلوم،۵/ ۳۲۵)

حیا کے فضائل اور بے حیائی کی وعیدیں

شرم و حیا کی عادت اپنانے کیلئے بار بار حیا کے فضائل اور بے حیائی کی وَعِیدیں پڑھتے یا سنتے رہیے اور اس بارے میں غور و فکر کیجئے، دوسروں کو بھی یہ روایات سنا کر ان کا بھی ذہن بنایئے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا یہ روایات ہمارے ذہن میں محفوظ رہیں گی اور بے حیائی اور بُرے کاموں سے بچتے ہوئے شرم و حیا نصیب ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

شعبہ امامت کورس

امامت ایک ایسا مقدس شعبہ ہے کہ ہر شخص دل سے اس کی قدر کرتا ہے۔ اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: امامت اسلام کی بہترین خدمت اور رزقِ حلال کے حصول کا عظیم ذریعہ ہے۔ "**شعبہ امامت کورس**" کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ یہ اندرون و بیرونِ ملک کی مساجد کے لیے اہل و ذمہ دار امام و مؤذن مہیا کرے۔ یہ مجلس اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ دعوتِ اسلامی کے تحت ذمہ داریاں سرانجام دینے والے ائمہ کرام امامت و نماز سے متعلق بنیادی فرض علوم سے مکمل آگاہی رکھتے ہوں، وہ متقی ہونے کے ساتھ باعمل بھی ہوں، دِین و مسلک کا درد رکھنے والے ہوں، مدنی مرکز کے طریقِ کار کے مطابق 12 دینی کاموں کی دُھوم مچانے والے ہوں۔ ائمہ کرام اچھا بیان کرنے کی صلاحیت، عقائد میں پختگی، امامت و خطابت کی اہلیت، تجوید و قراءت سے تلاوتِ قرآن کرنے کی صلاحیت سے مالا مال ہونے کے ساتھ ساتھ حُسنِ معاشرت سے زندگی گزارنے والے ہوں۔ اسی لئے امامت کورس میں بنیادی عقائد، نماز و امامت سے متعلق ضروری فقہی مسائل، تجوید و قرأت اور اخلاقیات سکھانے کے ساتھ ساتھ تنظیمی تربیت کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امامت کورس کی

برکت سے کئی افراد اپنی نمازیں درست کرنے کے ساتھ امام بن کر رخصت ہوتے اور معاشرے میں عزت کا مقام پاتے ہیں۔ لہٰذا جسے بھی موقع ملے اسے ضرور امامت کورس کے ذریعے علمِ دین حاصل کرنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کیجئے

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! شرم وحَیا پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات اور اُن کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے، بعض اوقات اللہ والوں کی سیرت و کردار سے متاثر ہو کر بے حیائی اور گُناہ کے کاموں سے نفرت، نیکیوں کی طرف رغبت اور اُن جیسا بننے کی چاہت پیدا ہوتی ہے۔ صحابیِ رسول حضرتِ سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شرم و حیا سے متعلق آپ کا فرمان سنئے، چنانچہ فرماتے ہیں: میں مروں پھر زندہ ہوں، پھر مروں پھر زندہ ہوں، پھر مروں پھر زندہ ہوں تب بھی میرے نزدیک یہ اس سے بہتر ہے کہ میں کسی کی شرمگاہ کو دیکھوں یا کوئی میری شرم گاہ کو دیکھے۔ (تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن، ص۲۵۸ ملخصًا)

اچھی صحبت اپنائیے

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! حیا کی نَشو و نُما میں ماحول اور تربیت کا بھی بَہُت عمل دَخل ہوتا ہے۔ حیادار ماحول ملنے کی صورت میں حیا کو خوب نِکھار ملتا ہے جبکہ بے حیا لوگوں کی صحبت قلب و نگاہ کی پاکیزگی سَلب کرکے بے شرم کر دیتی ہے اور بندہ بے شمار غیر اَخلاقی اور ناجائز کاموں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت اختیار کرے اور کسی کی صحبت اختیار کرنے سے پہلے یہ غور کرلے کہ وہ کس کی صحبت اختیار کر رہا ہے، کیونکہ دین دار دوست

تلاش کرنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: سچے دوست تلاش کرو اور ان کی پناہ میں زندگی گُزارو کیونکہ وہ خوشی کی حالت میں زینت اور آزمائش کے وقت سامان ہیں اور کسی گناہگار کی صحبت اختیار نہ کرو ورنہ اس سے گناہ کرنا ہی سیکھو گے۔(احیاء العلوم ،۲/۲۱۴)

بے حیائی کے نقصانات پر غور کرے

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! بے حیائی کے اُخروی نُقصانات تو اپنی جگہ ہیں، اس کے دنیاوی نُقصانات بھی کم نہیں ہیں، بے حیا انسان معاشرے میں ذلیل وخوار ہوتا ہے، اُس کا رُعب و دَبدبہ بھی ختم ہو جاتا ہے، لوگوں کے دِلوں میں اس کے لیے ذرا سی بھی عزت نہیں رہتی، اس کے علاوہ اور بھی کئی نُقصانات ہیں۔

اپنے اندر شرم وحیا پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم بے حیائی کے نُقصانات پہ غور کریں کیونکہ اِس کے اُخروی نُقصانات تو زیادہ سخت ہیں جیسا کہ حضرتِ ابراہیم بن مَیْسَرہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: بے حیائی کی باتیں کرنے والا قِیامت کے دن کُتے کی شکل میں آئے گا۔(اِتحافُ السّادۃ،۹/۱۹۰)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعا مانگنے کے آداب

اے عاشقانِ رسول! آیئے! امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی تصنیف ”فیضانِ سُنّت“ کے باب ”آدابِ طعام“ صفحہ نمبر 217 سے دعا مانگنے کے چند آداب سُنتے ہیں: ☆ہر روز کم از کم بیس بار دُعا کرنا واجِب ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ نمازیوں کا یہ واجِب، نَماز میں سُورۃُ الفاتِحَہ سے ادا ہو جاتا ہے کہ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ(ترجمہ کنزالعرفان: ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔) بھی دُعا اور اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡن

(ترجَمۂ کنزالعرفان:سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے۔) کہنا بھی دُعا ہے۔(ص۱۲۳، ۱۲۴)☆دُعا میں حد سے نہ بڑھے مَثَلاً اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کا مرتبہ مانگنا یا آسمان پر چڑھنے کی تمنّا کرنا، دونوں جہاں کی ساری بھلائیاں اور سب کی سب خوبیاں مانگنا بھی منع ہے کہ ان خوبیوں میں مَراتبِ اَنبیا بھی ہیں جو نہیں مل سکتے۔(ص۸۱،۸۰) ☆جو مُحال (یعنی ناممکن) یا قریب بہ مُحال ہو اُس کی دُعا نہ مانگے۔لہٰذا ہمیشہ کے لئے تَندُرستی عافیّت مانگنا کہ آدمی عمر بھر کبھی کسی طرح کی تکلیف میں نہ پڑے یہ مُحال عادی کی دُعا مانگنا ہے۔یُونہی لمبے قد کے آدمی کا چھوٹا قد ہونے یا چھوٹی آنکھ والے کا بڑی آنکھ کی دُعا کرنا ممنوع ہے کہ یہ ایسے اَمر کی دُعا ہے جس پر قلم جاری ہو چکا ہے۔(ص۸۱)☆گناہ کی دعا نہ کرے کہ مجھے پَرایا مال جائے کہ گناہ کی طلب کرنا بھی گناہ ہے۔(ص۸۲) ☆قَطعِ رِحم (مَثَلاً فلاں رشتے داروں میں لڑائی ہو جائے) کی دُعا نہ کرے۔(ص۸۲)

﴿اعلان:﴾

دعا مانگنے کے بقیہ آداب تربیتی حلقوں میں بیان کئے جائیں گے، لہٰذا اِن کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰه

حضرت اَحمد صاوِی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (4)

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا
2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیة عشرة، ص ۶۵
3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷
4...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیة والخمسون، ص ۱۴۹

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے سترّ فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

1...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (1)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 1 ستمبر 2022ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، **کُل دورانیہ 15 منٹ**

دعا مانگنے سے متعلق بقیہ آداب

☆اللہ پاک سے صرف حقیر چیز نہ مانگے کہ پرورد گار غنی ہے بلکہ اپنی تمام توجُّہ اسی کی طرف رکھے اور ہر چیز کا اُسی سے سُوال کرے۔(ص۸۴) ☆رنج ومصیبت سے گھبرا کر اپنے مرنے کی دُعا نہ کرے۔خیال رہے! دُنیوی نقصان سے بچنے کے لئے موت کی تمنّا ناجائز ہے اور دینی مُضَرَّت (یعنی دینی نقصان) کے خوف سے جائز۔(ص۸۵،۸۷) ☆کسی مسلمان پر لعنت نہ کرے اور اسے مَردود وملعون نہ کہے اور جس کافر کا کُفر پر مرنا یقین نہیں اُس پر بھی نام لے کر لعنت نہ کرے۔یُونہی مچھّر اور ہوا اور جَمادات (یعنی بے جان چیزوں مثلاً پتّھر، لوہا وغیرہ) وحَیوانات پر لعنت ممنوع ہے۔البتّہ بچھّو وغیرہ بعض جانوروں پر حدیثِ پاک میں لعنت آئی ہے۔(ص۹۰) ☆کسی مسلمان کو یہ بددُعا نہ دے کہ "تجھ پر خدا کا غضب نازل ہو اور تُو (بھاڑ اور) آگ یا دوزخ میں داخِل ہو" کہ حدیث شریف میں اس کی مُمانَعَت وارِد ہے۔(ص۱۰۰) ☆جو کافِر مرا اُس کے لئے دعائے مغفِرت حرام وکُفر ہے۔(ص۱۰۱) ☆یہ دُعا کرنا "خدایا! سب مسلمانوں کے سب گناہ بخش

1…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

دے۔" جائز نہیں کہ اس میں اُن احادیثِ مبارکہ کی تکذیب (یعنی جُھٹلانا) ہوتی ہے جن میں بعض مسلمان کا دوزخ میں جانا وارِد ہوا (ص۱۰۶) البتّہ یوں دُعا کرنا "ساری اُمّتِ محمد کی مغفرت (یعنی بخشش) ہو یا سارے مسلمانوں کی مغفرت ہو" جائز ہے (ص۱۰۲) بہتر یہ ہے کہ سب مسلمانوں کو دُعا میں شامل کرلے اِس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اگر خود اُس نیک بات کا حق دار نہ بھی ہوا تو اچھے مسلمانوں کے طُفیل پالے گا۔ ☆حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مضبوط عقیدے کے ساتھ دُعا مانگے اور قبولیّت کا یقین رکھے۔ (احیاء العلوم، ۴/۷۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

☆بارش کی زیادتی کے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "بارش کی زیادتی کے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

(بخاری، 348/1، حدیث: 1014)

ترجمہ: اے اللہ پاک! ہمارے ارد گرد برسا اور ہم پر نہ برسا، اے اللہ پاک! ٹیلوں پر اور پہاڑیوں پر اور وادیوں پر اور درخت اگنے کے مقامات پر برسا۔ (خزینۂ رحمت، ص۱۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہوسکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بد نِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور

کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12) اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16) "مَرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مَدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36) اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی

کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصاذِمّے دار)سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ)سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو)سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے)سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قُفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اسلامی بہن(مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ)کو اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ دیکھنے/سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تا اشراق وچاشت)شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف(یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن)کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے)تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم(یا امام مسجد، مؤذِّن، خادم)کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ)12 ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس)کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ

النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد